20894 ـ بتوں كوتوڑنا واجب ہے

سوال

كيا اسلام ميں بت شكني واجب ہے، اگرچہ وہ انساني اورترقي كےآثار ہي ہوں؟
اور جب صحابہ كرام نے ملكوں كو فتح كيا توانہوں نےوہاں بت اور مجسمے ديكھنے كے باوجود كيوں نہ توڑے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

شرعي دلائل سے بتوں كےانِدام كا ثبوت ملتا ہے جس ميں چند ايك دلائل كا ذيل ميں ذكر كيا جاتا ہے:

1 ـ امام مسلم رحمہ اللہ تعالي نے ابوالھياج اسدى رحمہ اللہ تعالي سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتےہيں كہ مجھے على بن ابى طالب رضي اللہ تعالى عنہ نے كہا:

كيا ميں تجھےاس كام كےلئےنہ بھيجوں جس كےلئے مجھے رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےبھيجا تھا: كہ" تم جو مجسمہ بھي ديكھواسے مٹا ڈالو، اور جو قبر بھي اونچي ديكھو اسے (زمين كے) برابر كردو. صحيح مسلم (969).

2 ـ امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نےہي عمرو بن عبسہ رضي اللہ تعالى عنہ سےبيان كيا ہے كہ انہوں نےنبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم سےكہا: اللہ تعالى نے آپ كو كس چيز كےساتھ مبعوث كيا ہے؟ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

(مجھےصلہ رحمي كرنےاور بت توڑنے، اور اللہ تعالي كي وحدانيت بيان كرنےاوراس كےساتھ كوئي بھي شريك نہ ٹھرائےكي دعوت دينےكےلئےبھيجا گيا ہے) صحيح مسلم حديث نمبر (832) .

اوراگر اللہ تعالي كےعلاوہ ان بتوں كي عبادت كي جاتي ہو تو پھر ان كا توڑنا اورزيادہ متاكد اورضروري ہوجاتا ہے.

3 ـ امام بخاري اور مسلم رحمہما اللہ تعالي نے جرير بن عبداللہ بجلى رضي اللہ تعالى عنہ سےحديث بيان كي ہے وہ بيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نےمجھے فرمايا:

(اے جرير كيا تم مجھے ذى الخلصہ سے راحت اور آرام نہيں پہنچاتے، ذي الخلصہ حثعم قبيلہ كا ايك گھر تھا جسے يمني كعبہ كہا جاتا تھا، تو وہ بيان كرتےہيں كہ ميں ايك سو پچاس گھڑ سوار لےكر گيا اورميں گھوڑے پر نہيں بيٹھ

سكتا تھا تومیں نےاس کا نبي صلی اللہ علیہ وسلم سےذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینےمیں ہاتھ مارا اور کہنےلگے: اے اللہ اسے گھوڑے پر ثابت کر اوراسے ہدایت کي راہنمائي کرنےوالا اور ہدایت یافتہ بنا دے

وہ بیان کرتےہیں کہ میں گیا اوراسے آگ سےجلادیا، پھر جریر رضي اللہ تعالی عنہ نے ایک شخص جس کي کنیت ابوارطاۃ تھي کو نبي صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبري دینے کےلئےروانہ کیا تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوبتایا کہ میں آپ کےپاس اس وقت آیا ہوں جب ہم نےاسےایک خارش زدہ اونٹ کي طرح کر کےچھوڑا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےپانچ بار ان گھوڑوں اورسواروں کےلئےبرکت کي دعافرمائي) صحیح بخاري حدیث نمبر (3020) صحیح مسلم حدیث نمبر (2476).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالي کہتےہیں:

اس حدیث میں ہر اس چیزکو جو انسان کو فتنے میں ڈالے چاہے وہ انسان ہو یا حیوان یا پھر عمارت یا کوئي جمادات وغیرہ میں سےاسےختم اور زائل کرنے کي مشروعیت پائي جاتي ہے. اھ .

4 ـ اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضي اللہ تعالی عنہ کو ایک لشکر دےکر عزی کا بت منہدم کرنےکےلئےروانہ کیا .

5 ـ اورسعد بن زرارہ رضي اللہ تعالی عنہ کو مجاہدین کي ایک جماعت دےکر مناۃ کا بت گرانےکےلئےروانہ کیا.

6 ـ اور عمروبن عاص رضي اللہ تعالی عنہ ایک لشکر دےکر سواع کا بت گرانےکي مہم پر روانہ فرمایا، اوریہ سب کچھ فتح مکہ کےبعد کیا.

دیکھیں: البدایۃ والنھایۃ (4 / 712 ـ 776، 5 / 83) اور السیرۃ النبویۃ تالیف ڈاکٹر علی الصلابي (2 / 1186) .

امام نووی رحمہ اللہ تعالی مسلم کي شرح میں تصویر کےمسئلہ میں کلام کرتےہوئےکہتےہیں:

اور علماء کرام اس پر مجتمع ہیں کہ جس کا سایہ ہو اس کي تصویر منع ہے اوراس کا بدلنا واجب ہے. اھ

اور تصاویر میں جس کا سایہ ہوتا ہے وہ مجسم تصاویر جس طرح کہ یہ مجسمے اوربت ہیں .

اور جویہ بات کي جاتي ہے کہ صحابہ کرام رضي اللہ تعالی عنھم نے مفتوحہ علاقوں میں بت چھوڑ دئے تھے، تو یہ سب وہمي اورگمان کي باتیں ہیں، نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کےصحابہ کرام کبھي بھي ان بتوں اور مجسموں کو چھوڑنےوالےنہیں تھے، اور خاص کرجب اس دور میں ان کي عبادت کي جاتي تھي.

اور اگریہ کہا جائےکہ بت اور مجسمےتوبہت پرانےہیں جو کہ فرعونوں اور فنیقیوں وغیرہ کےمجسمےہیں توصحابہ کرام نےانہیں کیسےچھوڑدیا؟

اس کا جواب یہ ہے: یہ بت تین وجوہات سےخارج نہیں ہوسکتے:

اول:

یہ بت کسي دور دراز جگہ میں ہوں جہاں صحابہ کرام پہنچےہي نہیں، صحابہ کرام کا مصر کو فتح کرنےکا مطلب یہ نہیں کہ وہ مصر کےہر علاقے میں پہنچے تھے.

دوم:

یہ بت ظاہر نہ ہوں، بلکہ فراعنہ وغیرہ کےگھروں میں ہوں، نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب ظالموں اور عذاب کردہ علاقوں سے گزرتےتوتیزي سے گزر جاتےبلکہ ان جگہوں میں داخل ہونے کي ممانعت آئي ہے.

صحیحن میں حدیث ہے کہ : نبي صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

" ان عذاب کردہ لوگوں (کےعلاقہ میں نہ جاؤ لیکن روتےہوئے، خدشہ ہے کہ تمہیں بھي وہي نہ پہنچ جائےجوانہیں پہنچا تھا "

نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس وقت فرمایا تھا جب ثمودیوں کےعلاقہ مدائن صالح میں اصحاب حجر کےپاس سےگزر رہے تھے.

اور صحیحین ہي کي ایك روایت میں ہے کہ: " اگر تم رونےوالے نہیں تو پھر اس علاقےمیں نہ داخل ہو، اس خدشہ کےپیش نظر کہ کہیں تمہیں بھي وہي نہ پہنچ جائےجو انہیں پہنچا تھا"

اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کےصحابہ کرام کےمتعلق ہمارا گمان ہے کہ اگر انہوں نے کوئي عبادت گاہ یا ان کا کوئي گھر دیکھا ہو تو وہاں داخل ہي نہیں ہوئے، اوراس میں جو کچھ تھا اسےدیکھا تك نہیں.

اہرام اور اس میں جوکچھ ہےاس کےمتعلق جو اشکال پیدا ہوتا ہےاس بنا پریہ اشکال زائل اور ختم ہوجاتا ہے، اوراس کےساتھ یہ بھي احتمال ہے کہ اس وقت اس کےدروازے اور اندر داخل ہونے کي راستےریت میں مدفون ہوں اور نظر ہي نہ آتےہوں.

سوم:

آج جو بت ظاہر ہيں ان ميں سےاكثر ريت ميں مدفوں يا پھر يہ پھر يہ حال ہي ميں مليں ہوں، يا كسي دور دراز مقام سےلائےگئےہوں جہاں صحابہ كرام رضي اللہ تعالي عنہ نہ پہنچےہوں.

زركلي سے ان اہراموں اور ابوالہول وغيرہ كےبارہ ميں سوال كيا گيا كہ كيا انہيں مصر ميں داخل ہونے والے صحابہ كرام رضي اللہ تعالي عنہم نے ديكھا تھا؟

توانہوں نےكہا: ان كي اكثريت اور خاص كر ابوالہول ريت ميں مدفون تھا.

ديكھيں: شبہ الجزيرة العرب (4 / 1188) .

پھر يہ بھي ہے كہ اگر فرض كرليا جائےكہ يہ بت ريت ميں دفن نہيں تھے، توپھر اس كا ثبوت ہونا ضروري ہےكہ صحابہ كرام نےانہيں ديكھا تھااور وہ انہيں منہدم كرنےپر قادر تھے.

اور واقع اس بات كا شاہد ہے كہ صحابہ كرام رضي اللہ تعالي عنہ ان ميں سے بعض مجسموں كو منہدم كرنے سےعاجز تھے، اور ان ميں بعض كو مندم كرنے ميں بيس يوم صرف ہوئے، باوجود اس كےكہ صحابہ كرام كےدور ميں يہ آلات اورمشينيں اوربارود اور دسرے وسائل موجود نہيں تھے جنہيں اس كے انہدام ميں استعمال كيا گيا اوربيس يوم صرف ہوئے.

اس كي دليل يہ ہے كہ ابن خلدون نےمقدمہ ميں ذكر كيا ہے كہ:

خليفہ الرشيد نے كسرى كا ايوان مندم كرنےكا عزم كيا اور اس كا كام شروع كرنےكےلئے لوگ تيار كئےاوركلہاڑياں تيار كيں اوراسے آگ سےسرخ كيا اوراس پر سركہ بہايا حتي كہ وہ اس سےعاجز آگيا، اورخليفہ مامون نے اہرام مصر منہدم كرنے كا ارادہ كيا اوراس كي تياري بھي كرلي ليكن وہ ايسا نہ كرسك. ديكھيں: المقدمة لابن خلدون صفحہ (383)

اور يہ تعليل پيش كرني كہ يہ مجسمےانساني ورثہ ميں سے ہيں، يہ ايسي كلام ہے جس كي طرف دھيان نہيں ديا جاسكتا، كيونكہ لات اور عزى اور ہبل ومناة وغيرہ دوسرے بت قريش اورجزيرہ وغير جوان كي عبادت كرتے تھے ان كا ورثہ تھا.

يہ ہے تو ورثہ ليكن محرم ورثہ ہے جس كا زائل اور ختم كرنا واجب ہے، اور جب اللہ تعالي اور اس كےرسول صلى اللہ عليہ وسلم كا حكم آجائے تومومن آدمي اس كى پيروي اوراتباع كرنے ميں جلدي كرتا ہے، اور اس طرح كي بےہودہ دليلوں سے اللہ تعالي اور اس كےرسول صلى اللہ عليہ وسلم كا حكم رد نہيں كيا جاسكتا.

فرمان باري تعالی ہے:

ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ اللہ تعالی اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان میں فیصلہ کردے تو وہ کہتےہیں ہم نے سنا اوراطاعت کي اور مان لیا یہي لوگ کامیاب ہونے والے ہیںالنور (51).

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتےہیں کہ وہ سب مسلمانوں کو ایسےکام کرنےکي توفیق عطا فرمائے جنہیں وہ پسند کرتا اورجن سےراضي ہوتاہے.

واللہ اعلم .